REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قیمت فی پرچہ

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۶ صلح ۱۳۳۸ ہش | ۶ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت اور کمزوری طبع جلسہ سالانہ کے ایام میں غیر معمولی طور پر مصروف رہنا پڑا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ یہ مصروفیت حضور کی صحت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

روس مریخ کی طرف بھی راکٹ بھیج سکتا ہے

علم کائنات کے روسی ماہر گسٹے نارن کا اعلان

ماسکو ۵ جنوری۔ علم کائنات کے روسی ماہر گسٹے نارن نے اعلان کیا ہے۔ کہ مریخ کی سمت میں پرواز کرنے والے راکٹ کا وزن اگر تدریجاً ہلکا ہو جائے۔ تو اسے مریخ سیارے کی طرف بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ نارن نے روسی ایجنسی تاس کو بتایا کہ زمین کے فضائی کرہ میں دوبارہ داخل ہونے اور بعض دوسرے مسائل حل ہو جانے کے بعد ۱۹۶۰ء میں یہ بات ممکنات میں شمار ہونے لگے گی۔ کہ انسان نقصان کے بغیر پرے انتہائی بلندیوں میں بآسانی پرواز کر سکے۔ اور پھر زمین پر واپس بھی آسکے۔ نارن نے مزید کہا کہ راکٹ کی قوت اور تیز رفتاری نے یہ ممکن کر دکھایا ہے۔ کہ ہم سورج کے مدار یا زمین اور چاند دونوں کے مدار میں مصنوعی سیارے چھوڑ سکیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۵ جنوری۔ ربوہ میں یکم جنوری سے ہی مطلع ابر آلود ہے۔ اور ۳ جنوری کی رات سے مسلسل ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے سردی کی شدت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔

سائنس کے میدان میں روس کی نئی فتح

واشنگٹن ۵ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے چاند کی طرف راکٹ بھیجنے میں روسی سائنسدانوں کی کامیابی پر انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ تسخیر کائنات کے لئے انسانی کوششوں کے سلسلہ میں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ جس کے لئے روسی سائنسدان اور انجینئر بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے کہا ہے کہ چاند کی طرف راکٹ بھیجنا سوویٹ یونین کی نئی فتح ہے

ایران میں خسرہ کی بیماری سے دو ہزار بچے ہلاک ہو گئے

کرمان کے قریبی شہروں میں بیماری کی ہلاکت آفرینی

تہران ۵ جنوری۔ ایران کے اخبار "کیہان" میں شائع شدہ اطلاع کے مطابق مشرقی ایران میں خسرہ کی بیماری وبائی صورت میں پھوٹ پڑی ہے۔ اور وہاں اس بیماری کی وجہ سے دو ہزار بچے موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ کرمان شہر کے قریبی علاقوں بام اور نرماشیر کی بستیوں میں یہ بیماری بہت زوروں پر ہے اور اکثر و بیشتر مہلک ثابت ہو رہی ہے۔

مصری لیڈروں سے یوجین بلیک کی بات چیت

قاہرہ ۵ جنوری۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق مصر اور برطانیہ کے مالی تنازعات طے کرانے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کے لیڈروں سے مسٹر عالمی بینک کے ٹریوجین بلیک کی بات چیت کا پہلا مرحلہ کامل ختم ہو گیا۔

کرنل عارف کو سزائے موت

بیروت ۵ جنوری۔ روزنامہ الصحافہ کی اطلاع کے مطابق بغداد کی فوجی عدالت نے کرنل عبدالسلام عارف کو سزائے موت دی ہے اور اب سزا کا یہ حکم توثیق کے لئے عراقی وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ عراق میں انقلاب حکومت کے بعد کرنل عبدالسلام عارف عراق کے نائب وزیر اعظم بنے تھے۔ بعد ازاں عراق کی انقلابی حکومت نے کرنل عبدالسلام عارف کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور ان پر عراق کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

بارشوں سے فصلوں کو فائدہ

ملتان ۵ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ صوبہ کے مختلف حصوں میں بارش کھڑی فصلوں کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ فصلوں کی حالت معمول کے مطابق ہے۔ ربیع کی فصلوں کی بوائی بھی صوبہ کے مختلف حصوں میں جاری ہے۔ بارشوں سے لائل پور اور ملتان کے اضلاع میں سبزیوں اور چارہ کی بوائی میں بھی مدد مل رہی ہے۔ لائل پور، لاہور اور شیخوپورہ اور بہاولپور کے اضلاع میں روئی چننے اور اضلاع لاہور، سیالکوٹ، شاہ پور، لائلپور اور بہاولپور میں گنا بیلنے کا کام بھی جاری ہے

الجزائری نمائندوں کو روس آنے کی دعوت

قاہرہ ۵ جنوری۔ مصری مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ سوویٹ یونین نے آزاد الجزائری حکومت کو اپنا ایک وفد بات چیت کے لئے ماسکو بھیجنے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ روسی لیڈروں سے ملاقات کے لئے الجزائری حکومت کے کئی وزیر ماسکو جا رہے ہیں۔ الجزائری نمائندوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ سوویٹ روس بھی آزاد الجزائری حکومت کو تسلیم کر لے گا۔

مرکزی اور صوبائی کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس

کراچی ۵ جنوری۔ نظم ونسق کی تنظیم نو کے لئے مرکز اور دونوں صوبوں میں جو کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ ان کا مشترکہ اجلاس ۱۲ جنوری کو کراچی میں بلایا گیا ہے۔ دریں اثنا مرکزی کمیٹی کا اجلاس مسٹر جی احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں نئے مرتب کردہ انتظامی خاکہ پر غور کیا گیا۔ مشترکہ اجلاس میں مرکز اور صوبوں کے نظم ونسق میں گہرا رابطہ پیدا کرنے کا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔

ضروری اعلان

ماہ دسمبر ۱۹۵۸ء کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقم دس جنوری تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ رجنوری ۱۹۵۹ء

یہ کام مجھے ہی کرنا ہے

دنیا میں کوئی قومی کام سرانجام نہیں پاسکتا جب تک ہر فرد اس جذبہ سے سرشار نہ ہو۔ کہ یہ کام مَیں نے ہی تکمیل تک پہنچانا ہے۔ اس طرح جہاں کوئی فرد ہوتا ہے وہیں سے اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ اور جب تک دم میں دم رہتا ہے وہ اسی جذبہ سے سرشار رہتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ایک فرد محدود قوتیں اور محدود رسائی رکھتا ہے۔ لیکن وہ کام کا اپنا محدود حصہ بھی اس وقت تک پورا نہیں کر سکتا جب تک وہ یہ جذبہ نہ رکھتا ہو کہ اگر ضرورت پڑی تو یہ سارا کام وہی سرانجام دے گا۔

جیسا کہ معلوم ہے کہ اسلام میں عبادت کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ انسان دنیا کے دھندوں سے الگ تھلگ ہو کر صرف اللہ اللہ کرنے میں مصروف ہو جائے۔ بلکہ اسلام کی عبادت فعالیت میں نشوونما پاتی ہے۔ ہر عمل خواہ وہ بظاہر کتنا بھی دنیوی نظر آتا ہو ایک خاص نقطۂ نظر سے کیا جائے تو وہی عبادت میں داخل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مومن کوئی کام نہیں کرتا جو اسلام کے بتائے ہوئے تقویٰ کے طریق پر نہ کیا جائے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ کیا جائے۔

ایک عیاش طبع آدمی اگر روپیہ کمانے میں محنت کرتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ روپیہ سے عیاشی کے سامان مہیا کرے۔ لذیذ سے لذیذ کھانے کھائے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہنے۔ کلبوں اور عشرتکدوں میں دادِ عیش دے اور بس۔ لیکن ایک مومن اس لئے محنت کرتا ہے کہ وہ حلال کی روزی کمائے۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے ہمیشہ مستعد رہنے کے لئے تیار کرے۔ وہ آرام بھی اس لئے کرتا ہے کہ اپنی قوتوں کو ازسرِنو تازہ کرکے زیادہ محنت کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے اپنی زندگی کو قائم رکھے۔

دونو کام وہی کرتے ہیں۔ دونوں زیادہ سے زیادہ روپیہ کماتے ہیں۔ لیکن نقطۂ نظر کا تضاد ایک کو زمین کا کیڑا بنا دیتا ہے اور ایک کو آسمانوں کی بلندیوں میں محوِ پرواز کر دیتا ہے۔ ایک سمندر کی گہرائیوں میں غرق ہو جاتا ہے اور ایک سمندر کی سطح پر لہروں سے کھیلتا ہے۔

آج دنیا میں سامانِ عیاشی کی فراوانی نے انسانوں کی اکثریت کو محض پستی کا کیڑا بنا کر رکھ دیا ہے۔ آج ایک الٰہی جماعت اس لئے برپا کی گئی ہے کہ وہ پھر انسان کو اس جنت میں داخل کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی منزلِ مقصود بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا۔ لیکن اس کی ساخت ایسی ہے کہ وہ اگر اپنے آپ کو نہ سنبھالے تو پستیوں میں گرتا چلا جاتا ہے۔ صرف ایمان اور نیک اعمال ہی اس کو اس تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ آج انسانیت نفسِ امارہ کی رَو میں بہتی چلی جا رہی ہے اور اسفل السافلین کی حدّوں کو چھونے لگی ہے۔ انسانیت کو اس ذلت سے بچانے کے لئے صرف اسلام ہی میں دم خم ہے۔ اسلام جذبات کو مارنا نہیں سکھاتا۔ بلکہ صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے اپنے جذبات کو مار دو۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ ان جذبات کا استعمال تقویٰ اللہ سے کرو۔ جذبات ہی انسانی اعمال کی قوت کا منبع ہیں۔ جس طرح انجن کو بھاپ کی قوت سے چلایا جاتا ہے اسی طرح انسانی زندگی کو جذبات کی قوت سے رواں دواں رکھا جاتا ہے۔ لیکن جس طرح انجن کی رہنمائی نہ ہو تو وہ پٹڑی سے اُتر کر سب کچھ تباہ کر دیتا ہے اسی طرح زندگی کے انجن کی رہنمائی جو اس کو جادۂ مستقیم پر رکھتی ہے نہ ہو تو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج قوموں کی گاڑی پٹڑی سے اُتر چکی ہے اور انجن کی قوت اس کو تباہی کے گڑھوں کی طرف تیزی سے لے جا رہی ہے۔ الٰہی جماعت اس لئے کھڑی ہوتی ہے کہ انسانیت کی گاڑی کو پھر پٹڑی پر لے آئے ورنہ وہ تباہ ہو جائیگی اس سے اندازہ کر لیجئے کہ ہر احمدی کے سامنے کیا کام ہے۔ اگر ہم نے فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ اور ہر احمدی اس جذبہ سے سرشار ہو کر نہ اٹھا کہ مَیں نے ہی اِس گاڑی کو پٹڑی پر لانا ہے تو یاد رکھو آج دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے جو یہ کام کر سکتا ہے۔ اور تمام انسانیت کی تباہی کی ذمہ واری ہر احمدی پر آئے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے صرف ایمان سے اور نیک اعمال سے انسان بچ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ انسانوں کے دلوں کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرے اور نیک اعمال بجا لانے کے لئے تیار کرے۔

ہر احمدی کو یہ کام اسی طرح کرنا ہے کہ گویا یہ کام صرف اسی کے سپرد ہوا ہے۔ اور اسی نے تن تنہا یہ کام سرانجام دینا ہے۔ اس کا ہر عمل ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے یہی ہویدا ہو کہ وہ اس عمارت کی ایک اینٹ رکھ رہا ہے۔ عظیم الشان عمارت بھی ایک ایک اینٹ رکھنے سے تیار ہوتی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی اینٹ رکھتے چلے جانا چاہیئے۔ اگر وہ اپنی اینٹ رکھنے میں سُستی کرے گا تو عمارت جس کی تعمیر کے لئے اس کو کھڑا کیا گیا ہے تیار نہیں ہو سکیگی۔ کوئی عمارت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس کو بنانے والوں میں سے ہر فرد اپنا فرض ادا نہ کرے۔ اور اس طرح ادا نہ کرے کہ اگر اس نے اپنا کام سرانجام نہ دیا تو عمارت تیار نہیں ہو سکے گی۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر کام کے لئے اس کے کرنے کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہی شخص عمارت کی دیوار میں اینٹ لگا سکتا ہے جس نے یہ کام سیکھا ہے۔ اسلئے وہی احمدی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے جو ایمان اور اعمالِ صالح میں پختہ ہو۔ جس کی تشریح ہم نے اوپر کی ہے یعنی اس کا ہر عمل خواہ وہ بظاہر کتنا ہی دنیاوی نظر آتا ہو صبغۃ اللہ سے رنگین ہو۔ اس کے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ملتا ہو۔ اس کی ہر حرکت میں اللہ تعالیٰ بولتا ہوا سنائی دے۔

تمام انفس و آفاق مسکرائے ہیں

قدم قدم پہ تری رہ میں زخم کھائے ہیں
مگر ہمیشہ مسرّت کے گیت گائے ہیں

یہ کتنا احساں ہے مجھ پر ترے تغافل کا
مرے قصور نظر سے تری چھپائے ہیں

صدا مسیحِ زماں کی نہیں ہے بے تاثیر
کہ مُردے صدیوں کے قبروں میں کسمسائے ہیں

یہ کائنات کے پہلو میں کس نے چٹکی لی
تمام انفس و آفاق مسکرائے ہیں

پڑا ہے معرکۂ بدر جب کبھی تنویر
ہمیشہ حق کی کمک کو ملائک آئے ہیں

ضروری اعلان

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ جلسہ سالانہ کی تعطیلوں کے بعد ۷ رجنوری ۱۹۵۹ء بروز بدھ ساڑھے ۳ بجے صبح کھلے گا۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ جامعہ نصرت ہوسٹل میں ۶ جنوری کی شام تک پہنچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت
ربوہ

حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام

تقریر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۳)

حضرت مسیح کی زندگی کا ایک اور غیر معمولی ابتلائی واقعہ ان کیلئے خدا تعالیٰ کی نصرت اور آپکے حضور میں رفعت شان اور تقرب الی اللہ کا ایک حتمی ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ وما قتلوہُ وما صلبوہُ ولٰکن شُبّہَ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شکٍّ منہ مالھم بہٖ من علمٍ الّا اتباع الظنّ وما قتلوہُ یقیناً بل رفعہُ اللّٰہُ الیہٖ وکان اللّٰہ عزیزاً حکیماً۔ وان مّن اھل الکتٰب الّا لیؤمننّ بہٖ قبل موتہٖ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیداً۔

(سورۃ النساء ۴/۲۷)

حضرت مسیح علیہ السلام کے ان منکرین نے جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں تھے یہ کہا۔ کہ ہم نے یعنی ہمارے آباؤ اجداد نے مسیح ابن مریم کو جو رسول اللہ ہونے کا مدعی تھا یقیناً قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے نہ مسیح کو قتل کیا ہے اور نہ صلیب پر مارا ہے بلکہ مسیح کا معاملہ ان پر مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ انہیں اس واقعہ کا علم نہیں (بلکہ) یہ صرف ظنی امور کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا یا وہ اس واقعہ کی تہہ تک یقینی طور پر نہیں پہنچ سکے بلکہ خدا تعالیٰ نے (مقتول اور مصلوب ہونے کے برخلاف انہیں) اپنی طرف اٹھا لیا تھا یعنی انہیں صلیبی موت سے بچا کر اور دنیا میں زندہ رکھ کر اُن کی عزت اور توقیر قائم کی۔ اور اپنے حضور ان کے مقام قرب کو بلند کیا تھا۔ جیسا کہ عبرانیوں باب ۵ میں لکھا ہے۔ اس نے یعنی مسیح نے اپنی بشریت کے دنوں میں رو رو کر اس خدا سے دُعائیں مانگیں اور منتیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور تقویٰ کے باعث اس کی سُنی گئی۔ یعنی وہ بچ گیا۔ اور اس نے بیٹا ہونے کے باوجود دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی یا کامل ہوا۔ اس بیان میں حضرت مسیح کے صلیبی موت سے اپنی دُعا اور تقویٰ کے ذریعہ بچ جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دُکھ اٹھانے کے نتیجہ میں کامل ہونے کا مقام پانے کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر عبرانیوں میں لکھا ہے کہ مسیح جو فرشتوں سے کسی قدر کم تھا، ان سے بڑا ہو گیا۔ اسی مضمون کو قرآن کریم نے "بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ" کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے درجات کو بلند کیا۔ رفع کا لفظ جس وقت خدا کی طرف سے اس کے کسی بندے کے لئے استعمال ہو تو اس سے مراد رفعت درجات ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورۃ یوسف میں فرماتا ہے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا غالب حکمت والا ہے۔ یعنی اس نے مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر اور زندہ رکھ کر اور دُنیا میں غالب کر کے اپنے عزیز اور حکیم ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

پھر آگے فرمایا ہے کہ اہل کتاب میں سے ہر ایک اس واقعہ صلیب کو اپنی موت سے پہلے ضرور مانتا رہے گا۔ اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے خلاف گواہی دیں گے۔ یعنی یہ گواہی دیں گے کہ میں صلیبی موت سے بچ گیا تھا۔

اس آیت میں حضرت مسیح کی شہادت کا صرف قیامت کے دن ہونے کا وعدہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ان کی آمد ثانی اصالتاً نہ تھی بلکہ بروزی رنگ میں مقدر تھی ورنہ یہ کہا جاتا کہ وہ دنیا میں بھی ان کے خلاف یہ گواہی دیں گے کہ میں صلیبی موت سے بچ گیا تھا۔

موجودہ اناجیل حضرت مسیح کے صلیب پر جان دینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن یوحنا کی انجیل میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ جب مسیح کو صلیب سے اُتارنے لگے اور سپاہی نے ان کی پسلی میں بھالا چبھویا تو وہاں سے خون بہہ پڑا۔ یہ خون کا بہہ پڑنا اس کے زندہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ کیونکہ مُردہ کا خون خشک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد انجیل کے اس سربستہ راز کو جو واقعہ صلیب کے متعلق تھا قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے "ما قتلوہُ وما صلبوہُ" کے الفاظ میں کھول دیا تھا۔ حضرت مسیح کی گواہی تو اس کے متعلق آیت قرآنی کے مطابق اب قیامت کو ہی ہوگی۔ لیکن قرآن کے اس بیان کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی اس راز سربستہ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دلائل قطعیہ سے حل کر دینے کا انتظام فرما دیا ہے۔ جس سے قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کا سچا رسول ہونے پر ایک قطعی شہادت ملتی ہے۔ قرآن کریم کے اس بیان سے انصاف کیا جانے کا تقاضا یہ ہے کہ ان قطعی شہادتوں کو اس موقعہ پر ضرور بیان کر دیا جائے۔

پہلی شہادت وہ ہے جو امام آخر الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے وقت ظاہر ہوئی اور اسے آپ نے اپنی کتب میں قرآن مجید کے بیان ما قتلوہُ وما صلبوہُ کی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ یہ شہادت یوں ہے کہ آج سے کچھ زمانہ پہلے لاطینی زبان میں ایک کتاب ملی ہے جو اُن چند خطوط پر مشتمل ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری نے ایک دوسرے حواری کو ۶۳ء میں لکھے تھے۔ یہ کتاب شروع میں بڑی خفیہ رکھی گئی تھی۔ ہمارے زمانہ میں جب یہ نکل آئی تو اس کا لاطینی سے جرمن زبان میں ترجمہ ہوا۔ پھر جرمن زبان سے انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ

"Crusification By an eye vitnes"

یعنی "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعۂ صلیب کا آنکھوں دیکھا حال" کے نام سے شائع ہوا۔ خط کے مصنف کا بیان قرآن مجید کی آیت "ما قتلوہُ وما صلبوہُ" کی پوری تائید کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سُولی پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ اُن کو مُردہ سمجھ کر اُن کے لواحقین اور حواریوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ طریقہ یہ ہوا کرتا تھا کہ جب کسی شخص کو سُولی پر چڑھا دیا جاتا تو وہ کچھ عرصہ کیلئے لٹکا رہتا۔ پھر ایک نیزہ اس کی ران پر گاڑ کر دیکھا جاتا کہ کہیں اس میں حِس تو باقی نہیں۔ اگر جسم میں حرکت نہ ہوتی تو اس کو مُردہ تصور کر کے لواحقین کے حوالہ کر دیتے چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کے ضمن میں بھی ایسا ہی ہوا۔ مگر مصنف کہتا ہے کہ جب نیزہ گاڑ کر سپاہی چلا گیا تو ہم نے دیکھا کہ جس جگہ نیزہ کھبویا گیا ہے وہاں سے خون جاری ہو گیا ہے۔ ہم سمجھ گئے کہ ابھی جسم میں جان ہے۔ چنانچہ ہم ان کو ایک محفوظ جگہ پر لے آئے۔ اور خفیہ طور پر اُن کی مرہم پٹی کرتے رہے تاوقتیکہ وہ مکمل شفاء پا کر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہو گئے۔ جب حضرت عیسےٰؑ شفاء پا کر چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے تو انہوں نے ازسرِنو اپنے وعظوں کا خفیہ سلسلہ شروع کر دیا چنانچہ ایک روز بڑی سردی تھی اور دُھند بھی کافی تھی۔ آپ ایک پہاڑی کے وسط میں کھڑے ہو کر وعظ فرما رہے تھے۔ وعظ کے اختتام پر آپ پہاڑی پر چڑھ گئے تاکہ گھوم کر اپنی جائے رہائش پر چلے جائیں۔ مگر جونہی وہ اپنا مقام وعظ چھوڑ کر اُوپر کو بڑھے وہ دُھند میں گم ہو گئے۔ اور یوں معلوم ہوا جس طرح کہ وہ بادلوں میں چڑھ گئے ہیں۔ لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ آپ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔"

مَیں نے اس کتاب کا یہ اقتباس لفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب اے ایم سی کے آرٹیکل مندرجہ رسالہ "چٹان" مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۵۸ء کے شمارہ سے لیا ہے۔ جو "نزول مسیح" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں خواجہ صاحب موصوف اس کتاب کے انگریزی ترجمہ سے اُوپر کے مضمون کے آخری حصہ کے الفاظ بھی یوں نقل کرتے ہیں:۔

"As the disciplis knelt down their faces bent towards the ground. Jesus rose, and hastily went away through the gathring. But in the city arose a rumour that Jesus was taken in a cloud and had gone to heaven. This was invented by the people who had not been present when Jesus departed.

(Page 124, 125)

یعنی جب شاگردوں نے (دعا کیلئے) گھٹنے ٹیکے تو ان کے چہرے زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ یسوع اٹھا اور جلدی سے بھیڑ کے۔ درمیان سے باہر چلا گیا لیکن شہر میں یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ یسوع بادل میں سے ہوکر آسمان پر چلا گیا ہے یہ خبر ان لوگوں نے ایجاد کی تھی۔ جو مسیح کے رخصت ہونے کے وقت موجود نہ تھے۔ رسول کریم صلعم کی ایک حدیث کا بھی اس واقعہ سے تائید ہوتی ہے اس حدیث میں وارد ہے۔ اوحی اللہ تعالی الی عیسیٰ یا عیسیٰ انتقل من مکانٍ الی مکانٍ لعلک تعرف فتعذی۔

(کنز العمال)

ولادت

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ جمیل احمد رشید صاحب آف جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی کو بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کی پوتی اور خانصاحب شیخ محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو دین و دنیا میں صحت اور عمر کے ساتھ اپنی برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائے۔ اور اس ولادت کو اسلام اور خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

بیگم شیخ ایم۔ اے رشید صاحب معرفت جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی

بچہ کی ولادت کی خوشی میں "الفضل" کی اعانت

مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف عدن کے ہاں ۱۲؍۲؍۵۸ کو بفضلہ تعالیٰ لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام بلال عبداللطیف تجویز کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بچہ کی ولادت کی خوشی میں دو احباب کے نام سال بھر کے لئے روزانہ الفضل اور تین دوستوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ -/۶۳ روپے کی رقم دفتر الفضل کو عنایت فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو پہلے سے کہیں زیادہ اسلام و احمدیت کے لئے قربانی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

"معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی مؤثر تقریر

مورخہ ۲۷ر دسمبر بروز ہفتہ جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک سوا نو بجے صبح زیر صدارت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ (ہالینڈ) شروع ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم محمود احمد صاحب مختار شاہد نے کی۔ مبشر احمد صاحب وسیم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ محترم صاحب صدر کے ارشاد پر مکرم جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ کی تقریر شروع سے آخر تک اثر و جذب کے ایک خاص رنگ سے پُر تھی جس سے حاضرین جلسہ گہرے طور پر متاثر ہوئے۔

معجزہ کی حقیقت

محترم میاں صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے شروع میں بتایا کہ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل معجزات کے متعلق بالعموم لوگوں کا تصور اسلامی نہیں رہا تھا۔ محیر العقول اور عجیب و غریب واقعات کو ہی معجزہ تصور کیا جاتا ہے حالانکہ اگر ایسے ہی واقعات کو معجزہ تصور کیا جائے۔ تو پھر ایمان بالغیب کا مطلب و مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اور ایمان کا مزا جاتا رہتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر معجزہ میں تین امر ضروری ہوتے ہیں۔ (۱) وہ سنت اللہ کے مطابق ہو۔ (۲) اس میں خدائی ہاتھ صاف طور پر کام کرتا ہوا نظر آئے۔ (۳) اس میں اخفا کا کوئی نہ کوئی پہلو بھی موجود ہو۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں اگر اپنی انگلی اٹھاؤں اور میرے بالمقابل کوئی دوسرا انگلی نہ اٹھا سکے۔ تو یہ معجزہ ہوگا۔ اسی کی تشریح میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ معجزہ امر خارق عادت ہوتا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عام انسانی طاقت سے باہر نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی فریق مخالف اس کی نظیر لانے سے قاصر رہتا ہے۔ جیسے مثلاً ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا معجزہ دیا گیا۔ جس کی نظیر قرآن کریم کے چیلنج کے باوجود آج تک کوئی پیش نہ کر سکا

بعثت حضرت مسیح موعود کا مقصد

مکرم میاں صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب کہ علوم جدیدہ یعنی سائنس اور فلسفہ کی طرف سے اسلام پر شدید حملے ہو رہے تھے۔ جن کی وجہ سے اور تو اور خود مسلمانوں کے قلوب میں بھی اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان نہ رہا تھا۔ حالانکہ اسلام کا اولین مقصد ہی دلوں میں ذات باری تعالےٰ پر یقین پیدا کرنا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کو زمانہ اور حالات کے مطابق ہی معجزے دئے جاتے ہیں جیسے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں سحر اور جادو وغیرہ کے علم کا بہت زور تھا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ کو ایسے ہی معجزے عطا فرمائے۔ جو اس کا توڑ ثابت ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت سب سے بڑی ضرورت یہی تھی کہ قلوب میں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت پر اور قرآن مجید پر کامل یقین پیدا کیا جائے تا اسلام ایک زندہ حقیقت کے طور پر دنیا میں قائم ہو جائے۔ سو آپ کے معجزات کا مرکزی اور بنیادی مقصد یہی یقین پیدا کرنا تھا۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے اس مقصد میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔

آٹھ عظیم الشان معجزے

اس کے بعد مکرم میاں صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آٹھ عظیم الشان معجزات تفصیلی طور پر بیان فرمائے۔ ذیل میں مختصر طور پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

(۱) حضور علیہ السلام نے اسلام۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے ناقابل تردید دلائل پر مشتمل ایک عظیم الشان تصنیف براہین احمدیہ کے نام سے رقم فرمائی آپ نے اس میں جو دلائل تحریر فرمائے۔ ان کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا کہ جو شخص ان کا توڑ پیش کرے گا۔ میں اپنی ساری جائداد اس کی نظر کر دونگا۔ گویا آپ نے صداقت اسلام کے اظہار کی خاطر اپنا سب کچھ پیش کر دیا۔ لیکن پھر بھی آج تک کسی کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اہل حدیث کے چوٹی کے عالم جناب مولوی محمد حسین بٹالوی جنہیں یقیناً متقدمین اور متاخرین کے تمام لٹریچر سے واقفیت تھی نے یہ اعتراف کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ لکھکر اسلام کی وہ خدمت کی ہے جسکی گذشتہ تیرہ سو سال میں نظیر نہیں ملتی۔

(۲) لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں تمام مذاہب کے نمائندوں کو یہ دعوت دی گئی کہ وہ اپنے مذہب کی روشنی میں پانچ مقررہ سوالوں کا جواب پیش کریں۔ اسلام کی طرف سے مسلمانوں کے دیگر علماء کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس میں شامل ہوئے۔ حضور نے اللہ تعالےٰ سے اطلاع پاکر قبل از وقت یہ اشتہار شائع فرمایا کہ میرا مضمون دیگر تمام مضمونوں سے بالا رہے گا اور یہ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کا تحریر فرمودہ مضمون جب اس جلسہ میں پڑھا گیا۔ تو دوست دشمن سب نے اعتراف و اقرار کیا کہ فی الحقیقت حضور کا مضمون ہی بالا رہا ہے

(۳) پادری عبداللہ آتھم نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تو حضور نے فرمایا اس سے زیادہ میرے دل کو کھا جانیوالی اور دکھ دینے والی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی

کی توہین کی جائے۔ حضورؑ نے اعلان فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر آتھم نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو اس پر عذاب نازل ہوگا۔ پہلے تو اس نے کسی قدر حق کی طرف رجوع ظاہر کیا جس کی وجہ سے وہ بچا رہا۔ لیکن جب دوسروں کے اکسانے پر اس نے پھر بے باکی کا اظہار کیا تو الہام الٰہی کے مطابق ہلاک ہو گیا۔

(۴) امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی نے جب اسلام کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تو حضورؑ نے اسے دعوتِ مباہلہ دی اور اعلان فرمایا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ نہایت ذلت اور بربادی کی حالت میں حضورؑ کی زندگی میں ہلاک ہوا۔

(۵) پنڈت لیکھرام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ آپ نے پیشگوئی فرمائی کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں عید کے اگلے دن ہلاک ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ہلاکت کی پیشگوئی کا مقصد کیا تھا؟

محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ ہلاکت کی ان پیشگوئیوں سے مقصد محض یہ نہ تھا کہ اسلام کا دشمن ہلاک ہو۔ بلکہ ان کے دو مقصد تھے۔ اوّل یہ کہ دُنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے خدا کو سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی غیرت اور جوش ہے (۲) دوسرے اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت و عقیدت ہے۔ ویسے تو ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی اس بارے میں جو کیفیت تھی اس کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور کی آہ و بکا آسمان پر عرشِ الٰہی کو ہلا دیتی تھی اور اللہ تعالےٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی تھی۔

(۶) عقیدہ تثلیث کے ردّ میں آپ نے جو ناقابلِ تردید دلائل و شواہد مہیا فرمائے اور پھر عملاً آپ کی جماعت آپ کے مہیا فرمودہ علم کلام کی مدد سے اس عقیدہ کی تردید میں جو کامیاب جدّ و جہد کر رہی ہے وہ بھی آپ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے

(۷) آپ نے اللہ تعالےٰ کی مدد سے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت فرمایا اور اس طرح قرآن مجید کی زبان کی فوقیت و فضیلت کو ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ قائم فرمایا۔

(۸) آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پیش کر کے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقی اور ربوہ کی اس شور زار زمین میں ہمارا یہ عظیم الشان اجتماع حضورؑ کا ایک زندہ معجزہ ہے جسے آج سب مشاہدہ کر رہے ہیں۔

"نبیوں کا سردار" کے موضوع پر محترم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس کی مبسوط تقریر

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب کی تقریر کے بعد سلسلہ کے جید عالم محترم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس نے "نبیوں کا سردار" کے موضوع پر اپنی مبسوط تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کی ابتدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ سے کی جس میں حضورؑ نے فرمایا ہے:-

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے
ہزار ہزار درود اور سلام اس پر۔
یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے
عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں
ہو سکتا۔ .... خدا نے
جو اس کے دل کے راز کا واقف
تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام
اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی...
....." (حقیقۃ الوحی)

اس کے بعد آپ نے بڑی عمدگی اور وضاحت کے ساتھ گیارہ ناقابلِ تردید دلائل بیان کئے۔ اور ثابت فرمایا کہ فی الحقیقت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہر رنگ اور ہر بہت سے نبیوں کے سردار ہیں۔

آپ کی یہ تقریر اوّل سے آخر تک نہایت انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب اس تقریر کا پورا متن الفضل میں قسطوار شائع کر دیا جائے گا۔

محترم مولٰنا شمس صاحب کی فاضلانہ تقریر کے بعد صاحبِ صدر محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اعلان فرمایا کہ پروگرام کے مطابق اس وقت مکرم چودھری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی تقریر "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ علالتِ طبع کی وجہ سے آپ تقریر نہیں کر سکیں گے اور آپ کی بجائے محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مقررہ موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ چودھری صاحب مکرم نے فرمایا کہ چودھری عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت ویسے تو مدت سے ناساز چلی آ رہی ہے لیکن کچھ عرصہ سے آپ زیادہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔

"اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر محترم سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

محترم شاہ صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں معاشرہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سہنے اور زندگی بسر کرنے کو معاشرہ کہتے ہیں۔ اور اسی سے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرہ سے مراد وہ افکار و عقائد، اخلاق و آداب ہیں جن سے ایک مسلمان کا کردار متعین ہوتا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسلامی معاشرہ کے دو نمایاں وصف بیان کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ بوقت مقابلہ ان کی طاقتیں اپنی مضبوطی میں اور نتائج کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہوں۔ اور وہ ہر شعبۂ زندگی میں غیروں پر اپنی فوقیت ظاہر کرتے ہوئے ان پر اثر انداز ہوں۔ اور دوسرا وصف یہ کہ وہ آپس میں سراسر رحمت و برکت ہوں۔ ان کی آپس کی محبت و شفقت ہمیشہ قائم رہنے والی بلکہ ترقی کرنے والی ہو۔

فاضل مقرر نے اسلامی معاشرہ کی غرض و غایت اور اس کے نصب العین کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید نے يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا کے الفاظ میں یہ واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کا فضل حاصل کرنا ایک مسلمان کا مقصود اعلیٰ ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے استدلال کرتے ہوئے بڑی عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا کہ اسلامی معاشرہ کی علامات اللہ تعالےٰ نے یہ مقرر فرمائی ہیں:-

(۱) توحید خالص جو اسلامی معاشرے کے افراد کو ایک وحدت میں پرو دیتی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی کوشش۔
(۳) شریعت اسلامیہ کی کامل طور پر فرمانبرداری۔
(۴) ایسے ضابطۂ حیات کی پابندی جو ہر جہت سے مکمل اور ان کی ہر ضرورت کا متکفل ہے۔
(۵) افراد کے تزکیۂ نفس کے لئے ایسے احکام جو سراسر حق و حکمت پر مبنی ہیں۔
(۶) اخوت و مساوات۔
(۷) آزادیٔ ضمیر اور عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا۔
(۸) نظامِ خلافت جس کی غرض و غایت اجتماعی شیرازہ کی تقویت اور اس کی صحت و سلامتی اور اس کے داخلی و خارجی امن کی حفاظت ہے۔
(۹) معاشرہ کا ہر فرد ہر ایسے امر میں مدد دے جو معاشرہ کے بقاء و دوام اور اس کی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔
(۱۰) ہر قسم کے معاملات کی بنیاد باہمی رضامندی اور معاہدہ پر مبنی ہو۔
(۱۱) الٰہی حدود و قیود کی نگہداشت کے لئے تعزیر و قصاص کا انتظام۔
(۱۲) اقتصادی توازن اور بہبودی کے لئے بیت المال کے نظام کا قیام جو زکوٰۃ اور احکام صدقہ و کفارہ و فدیہ اور تقسیم ورثہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔

آخر میں آپ نے دَورِ حاضرہ میں اسلامی معاشرہ کے وجود کے فقدان اور اس کی وجہ پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ احمدیت کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ نے پھر اسلامی معاشرہ کو اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ دنیا میں قائم کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اگر ہم صحیح معنوں میں کوشش کریں تو انشاء اللہ ہم احیائے ملتِ اسلامیہ یا بالفاظِ دیگر اسلامی معاشرہ کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

شاہ صاحب محترم کی فاضلانہ تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی آج کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب سے خطاب فرمایا۔

حضور کی رُوح پرور تقریر کا خلاصہ عنقریب ہدیۂ احباب کیا جائے گا +

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

اخبار "الفضل" کی اعانت کرنے والے اصحاب

گذشتہ دنوں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو سندھ۔ کوئٹہ اور کراچی کے مقامات پر توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں دورہ پر بھجوایا گیا تھا۔ مکرم خواجہ صاحب موصوف کے ذریعہ جہاں کافی حد تک الفضل کے خریداروں میں اضافہ ہوا۔ وہاں اکثر احباب جماعت نے دیگر مستحق احباب کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عطایا جات بھی دئیے۔ ہم ایسے مخلص احباب کے نام معہ ان کی عطا کردہ رقم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ الفضل کی اعانت کرنیوالے دوستوں کو خاص طور پر الفضل کے خطبات پر مزید لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ:۔ دفتر الفضل کی طرف سے احباب جماعت کی عطا کردہ رقم سے ان کے دئیے ہوئے پتہ جات پر نیز دیگر مستحق اصحاب کے نام "خطبہ نمبر" جاری کیا جا رہا ہے۔ (مینیجر الفضل)

نام	مقام	رقم
مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب	روہڑی	۵/-
" ملک محمود عالم صاحب	"	۵/-
" ملک مشتاق احمد صاحب	"	۵/-
" رشید یوسف صاحب	لاڑکانہ	۵/-
" شیخ عبدالرشید صاحب شرما	شکارپور	۵/-
" ملک بشیر احمد صاحب	جیکب آباد	۱۰/-
" شیخ کریم بخش صاحب مرحوم معرفت مکرم شیخ محمد حنیف صاحب	کوئٹہ	۲۵/-
مکرم ملک ممتاز احمد صاحب ولد مکرم ملک محمد شفیع صاحب آف چونڈہ	"	۵۰/-
مکرم ملک اعجاز احمد صاحب "	"	۵/-
" چوہدری اعجاز احمد صاحب بی۔ ایس سی	"	۵/-
" ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	"	۲/۸/-
" نذیر احمد صاحب سیالکوٹی	"	۲/-
" میاں محمود احمد صاحب ریڈیو والے	"	۵/-
" ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سہیل	"	۱۰/-
ایک صاحب	"	۱۰۰/-
" خانصاحب ضیاء الحق خانصاحب	"	۵/-
" چوہدری محمود احمد صاحب بہاولپوری	"	۱۰/۰
" قاضی شریف الدین صاحب	"	۵/-
" مشتاق احمد صاحب	"	۱/۸
" عبدالسلام صاحب	"	۵/-
" میاں محمد لطیف صاحب	"	۵/-
" کریم بخش صاحب ڈار	"	۳/-
" عیسے جان صاحب	"	۲/۸
" مستری رحیم اللہ صاحب	"	۱/-
" ملک عبدالرحمٰن صاحب	"	۵/-
" ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ	"	۲۰/-
" نواب الدین صاحب	"	۲/۸
" مہر عبداللطیف صاحب	"	۲/۸
" میاں بشیر احمد صاحب	"	۵/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ڈار	"	۵/-
مکرم ارشاد علی خانصاحب	سکھر	۵/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم پیر حمید احمد صاحب	"	۵/-
مکرم چوہدری حمید الدین صاحب	کوہنڈی	۱/-
" محمد یعقوب صاحب	"	۵/-
" چوہدری حبیب اللہ صاحب دوکاندار	"	۵/-
" عبدالحمید صاحب	"	۱/-
" عبدالمجید صاحب	"	۱/-

نام	مقام	رقم
مکرم عبدالستار صاحب	کروندی	۱/-
لجنہ اماء اللہ	"	۷/-
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ	"	۱/-
مکرم ملک جلال الدین صاحب سیرٹ بال حال بدین		۱۰/-
" ملک بشیر احمد صاحب ولد مکرم ملک محمد شفیع صاحب	بدین	۵/-
مکرم ملک بشیر احمد صاحب " مکرم عبدالمالک صاحب	"	۵/-
مکرم ملک محمد الٰہی صاحب	"	۱۰/-
" مہر غلام محمد صاحب	بدین	۱۰/-
" ملک عنایت اللہ و منیر احمد صاحبان آف سیرٹ بال	حال پیرو شاہی	۱۵/-
" ملک غلام محمد صاحب	کراچی	۵/-
" شریف احمد صاحب	"	۵/-
" میر امان اللہ خانصاحب	"	۲/-
" محمود احمد صاحب	رادھن	۵/-
" میجر شمیم احمد صاحب	کراچی	۵/-
" چوہدری محمد اسماعیل صاحب	"	۵/-
" جمیل احمد صاحب چغتائی	"	۵/-
" مرزا عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ	"	۵/-
مجلس خدام الاحمدیہ	کراچی	۲۵/-
محترمہ محمودہ اختر صاحبہ لیڈی ڈاکٹر	"	۱۰/-
مکرم میاں محمد عمر صاحب	"	۵/-/-
عزیزہ قانتہ صدیقہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب خورشید	"	۵۰/-/-
مکرم محمد رفیق احمد صاحب چغتائی	"	۵/-/-
" ڈاکٹر الیس انصاری صاحب	"	۲۰/-/-
" سید افتخار حسین صاحب	"	۱۰/-/-
" چوہدری ظفر الحسن صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری یوسف خاں صاحب	"	۵/-/-
" میاں محمد رفیق صاحب	"	۵/-/-
" عنایت اللہ صاحب آف کوٹلی لوہاراں حال	"	۳۰/-/-
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۵/-/-
" ملک منیر احمد صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری محمد حسین صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	۵/-/-
" قریشی محمد طفیل صاحب اختر	"	۱۵/-/-
" میاں محمد یوسف صاحب	"	۵/-/-
" ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب آف کامٹی حال	"	۱۰۰/-/-
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر	کراچی	۲/-/-
مکرم شیخ رشید احمد صاحب محمود	"	۱۰/-/-
" مرزا انصار الرحمان صاحب	"	۵/-/-
" نصر اللہ صاحب بٹ	"	۱۰/-/-
" شریف احمد صاحب	"	۱۰/-/-
" ملک مبارک احمد صاحب آف گوجرانوالہ حال	"	۲۵/-/-
" مبارک احمد صاحب بٹ	"	۵/-/-
" حفیظ احمد صاحب "	"	۲/-/-
" ظفر اللہ صاحب "	"	۲/-/-
" محمود احمد مقبول احمد صاحبان	"	۲۵/-/-
" شیخ محمود احمد صاحب	"	۱۰/-/-
" ملک بشیر احمد صاحب نیو وکٹوریہ روڈ	"	۵۰/-/-
" مرزا نذیر احمد صاحب	"	۱۰/-/-
" سید انتظار حسین صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری احمد مختار صاحب بنگال ہاؤس		۲۵/-/-
" چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۵/-/-
" ذوالفقار احمد صاحب سیالکوٹی	"	۵/-/-
" جلال محمود صاحب	"	۵/-/-
" خواجہ عبدالرحیم صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری محمود احمد صاحب	"	۵/-/-
" چوہدری محمد نواز بشارت احمد صاحبان	"	۵/-/-
" خواجہ سعید احمد صاحب بی اے ایل ایل بی	"	۵/-/-
" انوار اللہ صاحب	"	۵/-/-
" منشی محمد حسین صاحب	"	۵/-/-
" محمد نواز صاحب فلائٹ لفٹیننٹ	"	۲۰/-/-
" محمد امیر خاں مہر الدین صاحبان	"	۲/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ فیڈرل ایریا	کراچی	۵/-
" چوہدری افضل علی صاحب	"	۵/-/-
محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ	"	۲۵/-
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-/-

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں کو گرنے کی وجہ سے بازو میں چوٹ آئی ہے۔ جس سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالقدیر۔ قاضی احمد۔ ضلع نوابشاہ)

(۲) چند دن کے بعد میرا گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے اپریشن کے کامیاب ہونے اور صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد اے۔ آر۔ او مغلپورہ لاہور)

(۳) میری والدہ صاحبہ تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے نیز گلے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ناصرہ پروین ربوہ)

پاکستان سنہ ۱۹۵۸ء میں

یکم جنوری

وزیر اعظم نون نے ڈھاکہ میں اعلان کیا کہ سمگلروں کو سزائے موت دینے پر ان کی کابینہ اور پارٹی غور کرے گی۔

۲ جنوری قوم کے نام ملک نون کا پیغام کہ انتخابات انشاء اللہ اسی سال ہوں گے۔ میجر جنرل امراؤ خاں کا اعلان کہ مشرقی پاکستان میں فوج سمگلنگ کا قلع قمع کرے گی۔ لاہور میں بین الاقوامی مجلس مذاکرہ کا انعقاد۔

۳ جنوری کونیشن پارٹی کی طرف سے سیکورٹی بل کی منظوری۔

۹ جنوری شیخ عبداللہ کی رہائی کا خیر مقدم

۱۱ جنوری۔ کراچی میں مسٹر میرالڈ میکملن کا ورود۔ ڈاکٹر گراہم کو ملک نون کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی مشروط پیشکش۔

۱۳ جنوری میاں جعفر شاہ کا اعلان کہ پاکستان اس سال اناج کی درآمد پر اسی کروڑ روپے صرف کرے گا۔

۱۴ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے نیٹو سیٹو اور بغداد کے معاہدات کو ملانے کی حمایت۔

۱۵ جنوری۔ بجٹ کمیٹی کی سفارش پر مرکزی کابینہ کا فیصلہ کہ صنعت اور تجارت کے محکمے ملا دیئے جائیں گے۔

۱۶ جنوری پشاور میں میرالڈ میکملن کا مشورہ کہ بھارت اور پاکستان اپنے تنازعات باہمی بات چیت سے سلجھائیں۔

چاٹگام میں دس لاکھ کا ناجائز سونا پکڑا گیا۔ ڈاکٹر گراہم کا کراچی میں ورود۔

۱۸ جنوری۔ صدر اور وزیر اعظم سے ڈاکٹر گراہم کی ملاقاتیں۔

۱۹ جنوری شیخ عبداللہ کی طرف سے پاکستان پر جارحیت کے الزام کی تردید

۲۱ جنوری۔ کراچی میں جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر کا پرتپاک خیر مقدم

۲۲ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں خشکی کے راستے سمگلنگ کا خاتمہ

۲۴ جنوری کھیلنے کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا۔ ڈاکٹر گراہم کی دلی کو روانگی۔ صدر پاکستان اور سوئیکارنو کا مشترکہ اعلان کہ بین الاقوامی تنازعات کا تصفیہ بات چیت اور ثالثی سے ہونا چاہیئے۔

فروری

۲ فروری کراچی میں شاہ افغانستان کا پرجوش استقبال۔ کراچی میں عالمی بنک کے نائب صدر کا اعلان کہ نہری پانی کا تنازعہ سلجھانے کے لئے نئی تجاویز پیش کی گئیں

۵ فروری۔ ملک نون اور ڈاکٹر گراہم کی بات چیت کا دوسرا دور

۷ فروری۔ پرنس علی خاں یو این میں پاکستان کے مستقل نمائندے مقرر کئے گئے

۱۲ فروری پاکستان کا اعلان کہ تونس کے شہر پر فرانس کی بمباری کے سلسلہ میں وہ تونس کی حمایت کرے گا۔

۱۳ فروری۔ کراچی میں پاکستان، عراق، ترکیہ اور ایران کی فضائی افواج میں تعاون کا فیصلہ۔

۱۴ فروری۔ گراہم کا اعلان کہ ان کا مشن ناکام ہو گیا۔

۱۵۔ سردار عبدالرب نشتر کا انتقال

۱۶ فروری پاکستان کی طرف سے اردن اور عراق کے وفاق کا خیر مقدم۔ پاکستان میں اعلیٰ قسم کے یورینیم کے ذخائر کا انکشاف۔

۱۹ فروری۔ مرکزی حکومت کی طرف سے تعلیمی کمیشن مقرر کرنے کا اعلان۔

۲۳ فروری۔ داؤد خیل میں کیمیائی کھاد اور سیمنٹ کے کارخانے کا افتتاح

۲۸ فروری۔ نیا بجٹ گیارہ کروڑ چالیس لاکھ کے نئے ٹیکسوں کا اعلان۔

مارچ

یکم مارچ لاہور میں کتابوں کی چوتھی بین الاقوامی نمائش کا افتتاح۔

۹ مارچ مسئلہ کشمیر پر مغربی طاقتوں کو وزیر اعظم نون کا انتباہ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۵۸-۵۹ء کا مرکزی بجٹ منظور ہو گیا۔ ۱۲ مارچ مہاجرین کیلئے معاوضہ بل کی منظوری۔ ۱۵ مارچ مغربی پاکستان کا بجٹ دو کروڑ سولہ لاکھ کے نئے ٹیکسوں کا اعلان۔

۱۹ مارچ۔ سردار رشید مستعفی قزلباش نے نئی وزارت بنائی۔ ۲۳ مارچ یوم جمہوریہ۔ ۲۹ مارچ شہری جائداد پر ٹیکس کا قانون منظور ہو گیا۔ ۳۱ مارچ۔ مسلم لیگ کی صدارت پر خان قیوم کا انتخاب

اپریل

یکم اپریل۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر فضل الحق کی برطرفی کا شاخسانہ۔ ابو حسین سرکار وزیر اعلیٰ بن گئے۔ ۲ اپریل عطاء الرحمن وزارت بحال کر دی گئی۔ ۴ اپریل ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ کی اشاعت۔ آزاد کشمیر یو این فوج متعین کرنے کی سفارش۔ ۵ اپریل نہرو نے گراہم کی تجاویز مسترد کر دیں۔

۱۳ گندم کی سرکاری خرید ۱۲½ روپے فی من مقرر کی گئی۔ ۱۶ اپریل ملک نون کی طرف سے بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کی پیشکش

مئی

یکم مئی۔ شیخ عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری

۲ مئی۔ چوہدری محمد علی کی اپیل کہ بھارت سے جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔

۴ مئی۔ دباؤ کے انسداد کے لئے قانون کا نفاذ

۵ مئی۔ بھارت نے خط متارکہ جنگ پر بارودی سرنگیں بچھا دیں۔

۱۰ مئی۔ ڈاکٹر خانصاحب کو چھرا گھونپ کر ہلاک کیا گیا۔ قاتل عطا محمد کی گرفتاری

۱۱ مئی۔ علامہ مشرقی، ان کے بیٹے اور چار خاکساروں کی گرفتاری۔ ڈاکٹر خانصاحب کے قتل کی سازش میں ملوث ہونے کا الزام

۱۵ مئی۔ ڈاکٹر خانصاحب کے قتل کے سلسلہ میں خان قیوم کا بیان

۱۶ مئی۔ دلی میں پی۔ آئی۔ اے کے طیارے کی تباہی۔

۱۹ مئی۔ سپریم کورٹ میں ملک نون کی درخواست کہ مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلہ میں بعض ریمارک حذف کرنے جائیں۔

۲۲ مئی۔ پاکستان الیکشن کمیشن کا انتباہ کہ سرکاری ملازم انتخابات میں کسی قسم کی مداخلت کے مجاز نہیں۔

۲۴ مئی پنجسالہ منصوبے کے اخراجات میں اسی کروڑ کی تخفیف کا اعلان۔ تین سال کے اندر غذائی پیداوار میں پاکستان نے گیارہ تمغے جیت لئے۔

۲۹ مئی۔ پاکستان کے غلام رزاق نے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔

۳۱ مئی۔ پاکستان نے بھارت سے ہاکی چیمپئن شپ جیت لی۔ ری پبلکن پارٹی کی قیادت پر ملک نون کا انتخاب۔

جون

۲ جون۔ لاہور میں کشمیر کمیٹی کا اجلاس

۳ جون۔ ملک نون کی طرف سے غفار خاں کے عزائم کی مذمت

۵ جون۔ سلیمانکی کے نزدیک بھارت اور پاکستان کی سرحدی پولیس میں زبردست تصادم۔ پاکستان ہاکی ٹیم کو نہرو کی مبارکباد

۷ جون۔ بھارت نے وادی ستلج کی تمام نہروں میں پانی بند کر دیا۔ عالمی بنک کو نقصانات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا گیا۔

۸ جون۔ پاکستان کی پچاس لاکھ ایکڑ اراضی نہری پانی سے محروم ہو چکی ہے

۹ جون۔ خان فرید خاں کا پشاور میں قتل۔ وادی ستلج کی نہروں کے لئے پانی مہیا کرنے کا عارضی انتظام

۱۰ جون۔ مسٹر سہروردی کی طرف سے قومی حکومت کے قیام کی مخالفت۔ کشمیر پنڈت نہرو کے دعاوی اور نظریات کا مرگھٹ ثابت ہو گا" پنڈت [illegible]

۱۲ جون۔ بچوں کے اغوا پر موت اور عمر قید کی سزا کے آرڈیننس کی منظوری

۱۴ جون۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کے اجلاس

۱۵ جون مشرقی پاکستان میں نیشنل عوامی پارٹی صوبائی حکومت کی حمایت سے دستکش ہو گئی۔

۱۹ جون مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی حکومت کی شکست۔

۲۰ جون۔ ابو حسین سرکار کو وزارت سازی کی دعوت۔

۲۳ جون۔ سرکار وزارت کو ۱۴ ووٹوں سے شکست۔

۲۵ جون۔ مشرقی پاکستان میں دو ماہ کے لئے صدر راج۔

۲۶ مئی۔ کشمیری مہاجرین کی طرف سے خط متارکہ جنگ عبور کرنے کی کوشش اور گرفتاریاں۔

۲۸ جون۔ چوہدری غلام عباس اور سردار قیوم کی گرفتاریاں۔

۲۹ جون۔ مسٹر گورمانی کا بیان کہ حکومت پاکستان کشمیر کے سوال پر قومی پالیسی سے منحرف ہو گئی ہے۔

۳۰ جون۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں کا انتقال

جولائی

یکم جولائی۔ چوہدری غلام عباس کی دوبارہ گرفتاری۔ کرنل شیر احمد خاں کی گرفتاری

۴ جولائی۔ سولہ رضاکاروں نے خط متارکہ جنگ عبور کر لیا۔

۷ جولائی۔ لندن میں نہری تنازعہ پر بات چیت کا آغاز۔

۱۰ جولائی۔ عطا محمد کا عدالت میں اعتراف کہ ڈاکٹر خانصاحب کو میں نے ہی قتل کیا تھا

۱۶ جولائی۔ پاکستان کی طرف سے لبنان میں امریکی اقدام کی حمایت۔

۲۱ جولائی۔ انتخابات سے پہلے صوبائی حکومتیں توڑنے کی تجویز مسترد کر دی گئی۔

۲۶ جولائی۔ ڈیرہ غازیخاں میں سیلاب۔ فوج کی امداد طلب کر لی گئی۔ ضروری اشیاء پر کنٹرول کے آرڈیننس کا نفاذ

اگست

۱۰ اگست۔ وادی سرما میں بھارتی فائرنگ۔ پنڈت نہرو سے نون کی اپیل

۲۲ اگست۔ پاکستان ایران اور افغانستان کا وفاق قائم کرنے کی حمایت۔

۲۴ اگست۔ لاہور میں شدید بارش۔ چار اشخاص ہلاک۔ متعدد مکانوں کا انہدام

۲۹ اگست۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

روسی راکٹ بدھ تک سورج کے مدار میں پہنچ جائیگا

راکٹ چاند سے آگے نکل کر نہایت قیمتی معلومات نشر کر رہا ہے

ماسکو ۵ جنوری۔ روس کا نیا راکٹ جو پرسوں لات چھوڑا گیا تھا۔ اب چاند کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا ہے اور بدھ کی صبح تک سورج کے مدار میں پہنچ جائے گا۔ یہ راکٹ (پاکستانی وقت کے مطابق) آج صبح آٹھ بجے چاند کے پاس سے گذر گیا۔ زمین کے مدار سے نکل کر نظام شمسی میں پہنچنے والا یہ پہلا مصنوعی سیارہ ہوگا۔

سرکاری اطلاع کے مطابق اس راکٹ میں جتنے سائنسی آلات رکھے گئے ہیں۔ وہ اب تک بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ اور روس میں اس کے پیغامات اور سگنل ریکارڈ کرنے کے لئے جو سٹیشن تعمیر کئے گئے ہیں ان میں انہیں باقاعدہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے اس کی رفتار اب تک اندازوں کے عین مطابق ہے

جب یہ راکٹ زمین اور چاند کے مدار سے آگے نکل جائے گا۔ تو اس کی رفتار بہت ہی بہتر ہو جائے گی۔ اور اس وقت یہ اندازہ ہوگا کہ اس پر سورج کی کشش کا کس قدر اثر ہوگا۔

روس کی سرکاری خبر ایجنسی تاس نے اس موضوع پر طویل خاموشی کے بعد کل بتایا ہے کہ راکٹ چھوڑنے والے سائنسدانوں نے اس کے اندازے ہی اسی طرح رکھے تھے کہ وہ چاند کو پیچھے چھوڑ کر سورج کے مدار میں جا کر داخل ہو۔ مبصروں کا اندازہ ہے کہ یہ بات درست ہی ہوگی۔ اور یہ شبہ کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ کہ راکٹ اندازے کی غلطی کی بنا پر چاند تک پہنچنے کے بجائے اس کے آگے نکل کر نظام شمسی کا ایک سیارہ بن رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ چاند تک پہنچنے کے لئے کسی بھی کوشش کے لئے چاند کی فضاء پر حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ لیکن اس راکٹ میں نہ کوئی فرٹو گرافنگ مشین رکھی گئی ہے۔ نہ ٹیلی ویژن کا سامان۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسے چاند تک بھیجنا مقصود ہی نہ تھا

اس میں شک نہیں کہ سائنسدانوں کی دلچسپی اس امر سے زیادہ تھی کہ یہ راکٹ ٹھیک چاند تک پہنچتا۔ بایں ہمہ اس شے کو زمین کی کشش سے باہر نکال کر دوسرے مدار میں پہنچا دینا بجائے خود ایک بڑی کامیابی ہے۔ جس کی بدولت ایک سے دوسرے سیارے تک سفر اور پرواز کی راہیں کھل گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ راکٹ چلانے کا روسی نظام صحیح اور بہتر ہے۔ جس کے بارے میں ابھی تک کوئی معلومات مہیا نہیں کی گئیں۔

۳۵ میل لمبی نہر کی تعمیر

کوئٹہ ۵ جنوری۔ قلات کی کچھی سب ڈویژن میں تحصیل ہٹری کے کاشتکاں نے اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت ایک ۳۵ میل لمبی نہر تعمیر کی ہے۔ یہ نہر چالیس فٹ چوڑی اور پانچ فٹ گہری ہے۔ اس کی تکمیل پر پانچ ماہ صرف ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ آئندہ موسم گرما میں اس نہر کی بدولت ۱۵ ہزار ایکڑ زمین سیراب کی جا سکے گی جس سے دو ہزار ٹن سے زیادہ غلہ پیدا ہوگا۔ اور حکومت کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ مالیہ کے طور پر ملیں گے۔ قلات ڈویژن کے کمشنر مسٹر مسعود نے حال ہی میں اس نہر کا معائنہ کیا۔ اور کاشتکاروں کو چار سو نناسی روپے اور کارکن دیہاتیوں کو ۲۵۱۳ روپے بطور انعام دئے۔ کمشنر نے یقین دلایا کہ نہر پر موریاں اور ریگولیٹر لگانے کے لئے ترقیاتی بورڈ کی جانب سے امداد دی جائے گی۔

مصر کا پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ

قاہرہ ۵ جنوری مصر کے وزیر صنعت مسٹر عزیز صدقی کا ایک بیان آج قاہرہ ریڈیو سے نشر ہوا ہے۔ جس میں موصوف نے کہا ہے کہ مصر کا پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ تین سال سے بھی کم مدت میں ۱۹۶۰ء سے پہلے ہی مکمل ہو جائے گا۔ مسٹر صدقی نے بتایا ہے کہ منصوبے کی تکمیل کے لئے جو امور اور پروگرام ضروری تھے ان میں سے اکثر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ باقیوں کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اس رفتار سے یہ منصوبہ تین سال سے بھی کم عرصے میں مکمل ہو جائیگا۔

سرکاری واجبات ادا کرنے کی میعاد

سرگودھا ۵ جنوری۔ صوبائی حکومت نے سرکاری واجبات ادا کرنے کی میعاد ۳۱ مارچ تک بڑھا دی ہے۔ سب ضلعی افسروں سے کہا گیا ہے کہ وہ مستحق کسانوں کو مناسب سہولتیں مہیا کریں

دعائے مغفرت

میرے خالو مکرم خان لطیف احمد خان صاحب اکاؤنٹنٹ ظفر آباد ولا بینی مورخہ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء کو نہایت مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۳۸ سال تھی۔ مرحوم جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ آئے تھے۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو وارد گردہ اور پیٹ میں درد کی تکلیف ہوئی ہر ممکن علاج معالجے کے باوجود افاقہ کی صورت نہ نکلی اور آپ ۲ جنوری کو داعئی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین لڑکے اور ایک بچی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

(فضل الرحمٰن نعیم ربوہ)

ضروری اعلان

الفضل کے جملہ ایجنٹ اصحاب شرائط ایجنسی کی شرط نمبر ۱ کے ماتحت الفضل کے ان خریداروں کے نام اور مکمل پتے دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ جن کو وہ روزانہ اخبار یا خطبہ نمبر مہیا کرتے ہیں۔ ایسے پتے ۲۰ جنوری تک ضرور دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں ؛

(مینیجر الفضل)